امام احمد رضا
حدیث نبوی کی روشنی میں

مولانا عزیز احمد اشرفی بستوی

مولانا عزیز احمد اشرفی ملت اسلامیہ کے اس جواں سال عالم کا نام ہے جسے ۲۱ اکتوبر ۸۵ء کو ہم نے اپنے ہاتھوں سے سپرد خاک کیا تیس سالہ یہ نوجوان عالم ایک ذی استعداد مدرس، کامیاب خطیب و مقرر، باصلاحیت مفتی تھا نظم و نسق اور حرکت و عمل میں مولانا عزیز نے جو اہم رول ادا کیا ہم انھیں بھلا نہیں پا رہے ہیں۔ دارالعلوم دیوان شاہ بھیونڈی کو ایک مخلص اور ہونہار عالم ملا لیکن جلد ہی داغ مفارقت بھی دے گیا۔ مولانا عزیز ضلع بستی کی تحصیل بانسی کے موضع چرکھوا کے رہنے والے تھے اور شمالی یوپی کی شاندار درسگاہ دارالعلوم فیض الرسول براؤں کے قابل تلامذہ میں سے تھے۔

گذشتہ سال آل انڈیا سنی لیگ کے پرچم تلے جوداعظم کانفرنس (منعقدہ ۹ مارچ ۱۹۸۵ء) میں مولانا عزیز نے امام احمد رضا پر ٹھوس تقریر کی جسے حاضرین نے بے حد سراہا۔ آل انڈیا سنی لیگ کی تحریک و پروگرام سے متاثر ہوکر مولانا موصوف نے "امام احمد رضا نمبر" کے لئے ذیل کا مضمون قلمبند کیا تھا اور خواہش ظاہر کی کہ یہ مضمون نمبر میں ضرور شریک اشاعت ہو۔ ہم مولانا عزیز احمد اشرفی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں کہ جدا ہونے سے پہلے اپنے امام احمد رضا کی بارگاہ میں خراج عقیدت کا ایک انمٹ گلدستہ پیش کر کے خود کو احساس شناسوں کی صف میں شامل کر دیا۔ مولیٰ تعالیٰ موصوف کی تربت پر اپنی رحمتوں کی بارش فرمائے ——————— (ایڈیٹر)

لایزال طائفۃ من امتی ظاھرین علی الحق لا یضرھم من خالفھم والحق یعلو ولا یعلیٰ

ترجمہ:- ہمیشہ میری امت کی ایک جماعت غالب رہے گی اس کی مخالفت کرنے والا اس کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ اور حق بلند و بالا رہتا ہے اور وہ مغلوب نہیں ہوتا

یہ ارشاد نبوی محدثین کے معیار و اصول پر درجہ صحت کو پہونچ چکا ہے اور عالمی شریعت فقہائے کرام نے متعدد مسائل میں اس حدیث پاک سے احتجاج کیا ہے اور دینی مسائل میں بطور دلیل بیان کیا ہے اور اگر تم تواریخ دہر کے اسلامی اوراق کا بنظر غایت مطالعہ کروگے تو تمھیں دور ماضیہ کا ہر قرن اور ہر زمانہ کا ایک ایک واقعہ اور ہر ایک واقعہ کی تہہ میں اس امت کو اسی شان میں نظر آئے گی جس کا حدیث شریف میں تذکرہ فرمایا گیا ہے۔

اے مسلمانو۔ تم نے تواریخ دہر کے ان اوراق کا مطالعہ کیا ہے اور ان گروہ کا حال پڑھا ہے جسے ارتداد نے اسلام کو مضمحل کرنا چاہا تھا مگر سیف صدیقی نے سب کو فنا کر دیا۔ تم نے دشمنان اسلام میں اس زعم کی حکومت کا حال پڑھا ہوگا جس کی تاجداری اور سلطنتی قیصر و کسریٰ کے لئے تھی لیکن فاروقی سطوت و جلالت صداقت نے نیست و نابود کر دیا۔ تم نے عثمانی سلطنت کا مطالعہ کیا ہوگا جس نے خشکی کے پہاڑوں اور سمندر کے موجوں کو اپنا ایک چھوٹا سا دروہ اور مختصر سا قطرہ بنا لیا تھا۔ تم اسی ذوالفقار حیدری سے خوب واقف ہو جس نے خوارج کا بزعم حق ہونے والی خارجیت کے قلعے کو قمع کر دیا اور ان کے وجود سے دنیا کو پاک و صاف کر دیا۔ تم امام عالی مقام کو مغلوب نہ کہو گے جن کے قطرات خون نے یزید کی جبر و تی اور طاغوتی حکومت کے تخت کو ایک سال کے اندر پلٹ دیا تم زید شہید کو مقہور و مظلوم نہ کہو گے جن کی چند آہوں نے عباسیوں کے عروج و ارتقاء کو جلد از جلد مٹی میں ملا دیا۔

غرض اسلام کے مقابلے میں کبھی یزیدی بادل آئے اور کبھی حجاجی غبار کبھی ماسونی طاقت نے اس کے سلسلے کو مٹانے کی جرأت کی اور کبھی تاتاری قوتیں اس سے ٹکرائیں کبھی خارجی منشور کش نے اس سے مقابلہ کیا تو کبھی رفض کی طاقت نے اس کو زیر کرنے کی بھرپور کوشش کی لیکن سب کے سب اس مضبوط و مستحکم چٹان سے ٹکرا کر پاش پاش و ریزہ ریزہ ہو گئیں اور ان کا نام و نشان تک باقی نہ رہا۔

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا ہی دباؤ گے

بہر حال بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے اس لہلہاتے ہوئے چمنستان کی ہر طرح سے مخالفت کی گئی اور ہر زمانہ میں اس گلشن کی بھرپور مخالفت و عداوت کی گئی اور ہر نئے

دین کوئی نہ کوئی فتنہ ۔ مقدس اسلام کے مقابل اپنا سر ابھارتا رہتا تھا مگر خداوند قدوس نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مقدس اسلام کی حفاظت اور نگرانی کے لئے ہر قرن ہر زمانہ اور ہر صدی میں اپنے پاک بندوں کو بھیجا۔ جو مصطفےٰ پیارے کے اس لہلہاتے ہوئے گلشن کی آب یاری کرتے رہے اور مخالفین اسلام کی بڑھتی ہوئی طغیانیت و سرکشی کی دھجیاں بکھیرتے رہے۔ اور پرچم اسلام و عظمت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند کرنا اپنا شعار زندگی بنا رکھا۔ یہی لوگ ہیں کہ جن کا اعلام ادب و نعرہ جن کا نیر ہے اور کیوں نہ ہو۔ ع

جہاں پہونچے زمیں کو آسمان سے کر دیا اونچا

دور کیوں جا رہے ہو اسی ہندوستان کو دیکھو جس نے عرصہ سے ہر دن میں نیا فتنہ کھڑا کرنے پر حلف اٹھالیا ہے۔ نیچری خدا کے وجود سے انکار کرتا ہے جنت اور دوزخ کو ڈھکوسلے کے الفاظ قرار دیتا ہے تو اسی ہند پاک میں کوئی انبیاء علیہ السلام کی تنقیص و توہین کو اپنا مذہب قرار دیتا ہے۔ کسی نے سید الانبیاء خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی پیدا ہونے کا دعویٰ کیا تو کوئی دوسرا اپنے کو خود نبی ہونے کا دعویٰ کر لیا۔

غرض وہ کون سا دن ہے جس دن آفتاب کا طلوع ایک نئی گمراہی اور بیدینی پر نہ ہو۔ مگر اس حقیقت کے ساتھ ساتھ یہ امر بھی مانا ہوا اور مسلم ہو چکا ہے کہ دین اسلام کو مٹانے یا دبانے کیلئے جب بھی کسی طاقت نے سر ابھارا تو فوراً خداوند قدوس نے اس کو ختم کرنے کے لئے اپنے خاص بندوں میں کسی نہ کسی کو اپنی غیبی نصرتوں سے ضرور نوازا جس نے مخالفین اسلام کا شدید سرکوبی کی۔ ہماری زبانوں پر آج بھی ہر فرعون نے را موسیٰ کا پرمعنی جملہ بیساختہ جاری ہو جاتا ہے۔

مگر یہ بات ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ مقدس دین حق کو دنیا میں تشریف لائے دنیا میں تقریباً پونے چودہ سو سال کا طویل عرصہ گزرا۔ اس مدت میں اس پاک دین نے ہزاروں بلاؤں سے مقابلہ کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس لہلہاتے ہوئے چمن پر بہت تیز آندھیاں آئیں اور اپنا اپنا زور دکھا کر چلی گئیں۔ نہ جانے کتنے مصائب اور فتنوں سے اس دین پاک کو مقابلہ کرنا پڑا۔ بار ہا اس آفتاب پر تاریک بادل اور غبار آئے مگر وہ آفتاب حق اسی طرح آج بھی چمکتا و دمکتا ہے جس طرح بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو روشن و منور کیا تھا اور کیوں نہ ہو جب کہ خود خلاق کائنات اس دین کا محافظ و ناصر ہے۔

مگر لے دیار ان مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء مقدس اسلام کے مخالفین میں اور ان تمام فتنوں میں زبردست فتنہ اور تمام مصیبتوں میں زبردست و خطرناک مصیبت۔ وہابیوں، نجدیوں کا فتنہ ہے جس کی خبر مخبر صادق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی دے دی تھی اور طرح طرح سے اس فتنہ سے مسلمانوں کو آگاہ کر دیا تھا ملاحظہ ہو مشکوٰۃ جلد دوم۔

حدیث نبوی کے مطابق ہمیں وہ دن دیکھنا پڑا۔ جب کہ نجدیوں نے اپنے مخصوص انداز میں وہابیت کا ابتدا کی اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ وہابیت و نجدیت پوری قوم میں سیلاب کی طرح سے امنڈ آ چلی آ رہی تھی جس کا مقصد اصلی صرف مسلمانوں کے دلوں سے الفت رسول و محبت مصطفےٰ کو نکالنا تھا۔ بالفاظ دیگر ایمان والوں کے ایمان کو چھیننا تھا۔ اور سنت نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم کے آثار و نقوش کو مٹانا تھا غرض رسول جس وہابی عناصر اپنے اس کردار میں کامیاب ہوتے جا رہے تھے۔ یعنی قبائل رسول کے دلوں سے الفت رسول نکال رہے تھے۔ مسلمانوں کے متاع ایمانی لوٹنے میں بھرپور حملہ کر رہے تھے۔ یعنی پرچم مصطفےٰ و عظمت رسول کو سرنگوں کرنے کے لئے انتھک کوشش کر رہے تھے۔ خاص کر ہند و پاک کی فضا تو وہابیت و نجدیت کے تیز و تند آندھیوں سے غبار آلود ہو چکی تھی۔ ہر طرف الحاد و بے دینی کی گھٹا ٹوپ تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ بد عقیدگی کی کالی کالی گھٹاؤں نے ایمان و ہدایت کی روشنی کو ڈھانپ رکھا تھا۔ ستم بالائے ستم یہ تھا کہ یا رسول اللہ کہنے والوں کا زبانیں تراشی جاتی تھیں اور ان پر فوراً کفر و شرک کا فتویٰ لگانے میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا جاتا۔ رحمت پروردگار کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین کا یہ کردار دیکھا نہ گیا خلاق کائنات نے اپنی قدیم عادت کے مطابق اپنے فضل خاص سے سرزمین بریلی کو نوازا اور اس بڑھتی ہوئی طغیانیت جو بشکل وہابیت نجدیت رونما ہوئی تھی۔ اس کو تاراج کرکے احقاق حق و ابطال باطل کے لئے فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کو منتخب فرمالیا۔ وہ فاضل بریلوی جس نے ایمان و یقین کے مٹتے ہوئے نقوش کو اپنے تجدیدی کارناموں سے اجاگر کر دیا۔ جس نے حدیث نبوی کے مطابق کہ میری امت کی ایک جماعت غالب رہے گی، الخ۔ امام احمد رضا نے اسی جماعت کا قیادت کی باگ ڈور تھامی اور بارگاہ مصطفوی کے دریدہ دہنوں کی سازشوں کو بے نقاب کیا جو سراپا نور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا وارث بن کر اپنے تحقیقی کارناموں سے بد مذہبیت کی کالی گھٹاؤں کو چاک کر دیا جس نے صدیق اکبر کا نائب بنکر گستاخان رسالت کو موت کے گھاٹ اتار دیا جس نے امام اعظم کا آئینہ بن کر اسلامی مسائل اور شرعی احکام کے چہروں سے گرد و غبار صاف کرکے ان کو اصلی شکل میں پیش کر دیا جس نے شہنشاہ بغداد کا مظہر بنکر الحاد کی گھٹا ٹوپ تاریکی کو چیر دیا۔ جس نے آفتاب رشد و ہدایت بن کر وہابیت کی تیز و تند آندھیوں کا مقابلہ کیا جو محمدی کچھار کا شیر بن کر نام نہاد مذہبی بھیڑیوں کا قلع قمع کر دیا جس نے امت مرحومہ کا دین تازہ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مردہ سنتوں کو زندہ کر دیا۔ وہ فاضل بریلوی جن کو پوری دنیا امام اہلسنت کہتی ہے۔ مجدد مائۃ حاضرہ کہتی ہے۔ وہ حاضرہ کا یہ عظیم المرتبت مجدد جہاں اپنی شان مجددیت میں درخشاں و تاباں ہے وہیں علم و کمال کا ایک بحر ذخار بھی ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے دین کے اس عظیم الشان مجدد کو وہ بلند مرتبہ عطا فرمایا اور علم و فضل کے اس مقام پر سرفراز فرمایا جس کے سامنے بڑے بڑے فلاسفروں اور منطقیوں نے بصد احترام زانوئے ادب طے کیا جس نے اپنی خداداد علوم کی تابناک شعاعوں سے بڑے بڑے حکماء و عقلاء کو چکا چوند کر دیا۔ مجدد مائۃ حاضرہ امام احمد رضا نہ یہ کہ صرف مسلمانوں کے عظیم و پیشوا و رہبر تھے بلکہ تحریکی میدان کے ایک عظیم شہسوار بھی تھے جب سیف قلم لیکر میدان میں اترے تو جہاں حق و باطل میں خط امتیاز کھینچا وہیں بڑے بڑے شعراء و ادباء حکماء و منطقیوں کو اپنا اپنا سر ٹیک دینا پڑا اور کیوں نہ ہو۔

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیے ہیں

(بقیہ صفحہ ۳۰۳ پر)

بقیہ ۲۸۳

حاصل کیا جا سکتا ہے اس کی اہمیت ہی کیا ہوتی ہے ہم خود سرور دو عالم کا فرمان ہے کہ اس (ذات پاک) کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی ایمان دار نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے باپ اور اس کی اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ (بخاری شریف) اسی حدیث کے پیش نظر حضرت فاضل بریلوی نے اپنی آخری مجلس میں لوگوں کو یہ نصیحت فرمائی کہ "اے لوگو! تم پیارے مصطفےٰ صلی اللہ (علیہ وسلم) کی بھولی بھیڑیں ہو اور بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ انہیں بہکائیں، تمہیں فتنہ میں ڈالیں، تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں۔ ان سے بچو، اور دور بھاگو۔ دیوبندی، وہابی، قادیانی، رافضی اور نیچری یہ سب بھیڑیئے ہیں۔ تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے ایمان کو بچاؤ۔ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم، رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں۔ حضور سے صحابہ کرام روشن ہوئے ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے اور ان سے ہم روشن ہوئے، اب ہم تم سے یہ کہتے ہیں کہ یہ نور ہم سے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو اور نور یہ ہے کہ "اللہ و رسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت"۔ جس سے اللہ و رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ، جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے دودھ کی مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایسی بہت سی نصیحتوں کو سنی مسلمانوں نے اپنا دین وایمان بنا لیا ہے۔ اور ان حالات کو دیکھتے ہوئے دیوبندیوں اور وہابیوں کو اچھی طرح اندازہ ہو گیا کہ مسلمان جب تک "مجدد اعظم" کے دامن سے وابستہ رہیں گے ان کو دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی اپنے دین وایمان سے برگشتہ نہیں کر سکتی، حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم و کمال کا شہرہ صرف ہندوستان ہی میں نہیں عرب مصر و شام میں بھی رہا۔ حرمین شریفین کے علماء نے ان کے علم و فضل کو کمال تسلیم کیا اور ان کی بیعت سے مستفیض ہوئے، ان سے خلافت و اجازت حاصل کی۔ اگر بارگاہ رسالت کے چند گستاخ ان کو "مجدد التفضیل" کہہ کر ان کے علم و کمال کو تسلیم کر لیں تو اس سے ان کی شان میں کوئی فرق نہیں آتا، وہ ایک عارف و کامل ہونے کے ساتھ ساتھ شریعت کے عظیم المرتبت امام و پیشوا تھے۔ جن کی زندگی کا ہر لمحہ کتاب و سنت کے اتباع میں گزرا تھا۔ اور جن کی تبادت کو آج بھی سنی مسلمان باعث فخر سمجھتے ہیں۔

(حدیث نبوی کی روشنی میں کا بقیہ)

امام اہلسنت مجدد اعظم امام احمد رضا نے تقریباً تمام فنون کے متعدد کتابیں تصنیف کی اور ایسی مضبوط و مستحکم تصنیفات آپ کی ہیں کہ دوسرے مصنف اور مؤلف کو اس کے سامنے دم مارنے کی ہمت نہیں پڑتی ہے لیکن آہ اے مسلمانوں اس عظیم رہبر کی نہ جانے کتنی تصنیفات سے ابھی تک ہم محروم ہیں بھلا کہ ہمارے اس عبقری رہنما نے ہمارے لئے بیشمار تحائف رکھ چھوڑے ہیں لیکن ہم ہیں کہ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے صد ہزار مبارک باد آل انڈیا سنی لیگ اور صد ہزار مبارک باد ماہنامہ المیزان کو جس نے سنی لیگ کی مجلس رضا کے زیر اہتمام "امام احمد رضا نمبر" کی اشاعت کا اعلان فرمایا۔ وقت آ گیا ہے کہ ہم بیدار ہو جائیں اور سونے والوں کو جگائیں، اور جاگنے والوں کو متحرک کریں نئی نسل کی ابھرتی ہوئی توانائی کا نام ہے سنی لیگ اور دھڑکتے دلوں کے ترجمان کا نام ہے المیزان۔ مولا تعالیٰ تمام مسلمانوں کو امام احمد رضا کے تجدیدی و تحقیقی کارناموں، سنی لیگ کے پروگراموں اور المیزان کے پیغاموں کو قبول کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ فقط

خادم بارگاہ اشرفیت
عزیز احمد اشرفی بستوی
25-10-75
دار العلوم دلیان شاہ، بھیونڈی۔ تھانہ